بسم الله الرحمن الرحیم
نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

نظرات

سائنسی اور صنعتی انقلابات نے دنیا کی معاشرت اور معیشت میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر دی ھیں - ھم عرصہ' دراز تک مغرب میں ان تبدیلیوں کو رونما ہوتے دیکھتے رھے اور دور سے بیٹھے ان کے لئے ترستے رھے - ان تک رسائی نہ ھونے کی وجہ سے ھم میں سے بعض ان کی مذمت بھی کرتے رھے - لیکن اب یہ انقلاب " دور کا جلوہ " نہیں رھے - یہ تیزی سے خود ھمارے معاشرے کو بدل رھے ھیں - تبدیلیوں کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ھوتی جا رھی ھے اور ھوتی جائیگی - ایسے حالات میں اسلامی شریعت کے ابدی احکام کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے لئے ھمیں فقہی مسائل پر از سرنو غور کرنا ھے - نشاط کار کے لئے نشاۃ فکر ضروری ھے - فکر نو کی ان کوششوں میں اختلاف رائے کا پیدا ھونا ناگزیر ھے - یہ اختلاف یقیناً رحمت ھے - یہی اصل جمہوریت ھے -

---

" اختلاف امتی رحمة " (میری امت کا آپس کا اختلاف ان کے لئے سامان رحمت ھے) - اس مقولے کے فرمان نبوی ھونے پر محدثین کے آپس میں خاصا اختلاف ھے - زیادہ قرین قیاس یہ نظر آتا ھے کہ یہ سلف کی سنت تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی شکل اختیار کر لی - بہر حال یہ تو ایک تاریخی حقیقت ھے کہ فقہی امور میں قرون اولیٰ سے لے کر اب تک شدید اختلافات رھے ھیں - اور من حیث المجموع ان اختلافات نے

امت کے لئے فکر کی وسعتیں اور عمل کی سہولتیں فراہم کی ھیں ۔ مگر جب یہی اختلاف رائے ذاتی مخالفت ، جماعتی مخاصمت ، فرقہ وارانہ منافست اور ذھنی انتشار کا سبب بن جائے تو امت کے لئے سامان رحمت ھرگز نہیں رھتا بلکہ سراسر باعث زحمت بن جاتا ھے ۔

مسلمانوں کے آپس میں اختلاف رائے ، بلکہ تنازعہ ، کے امکانات کا خود قرآن حکیم نے ذکر فرمایا ھے ۔ لیکن ایسی صورت کے لئے اس نے ایک خاص لائحہ عمل بھی مرتب فرما دیا ھے ۔ اس کا ارشاد ھے :—

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولي الامر منکم فان تنازعتم فی شيءٔ فردوہ الي اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلك خیر و احسن تاویلا (النسأ ٤ : ٥٩)

[اے ایمان والو ! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ھیں ان کی بھی ۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ھو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ھو تو اس (متنازعہ فیہ معاملہ) میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو ۔ یہی اچھی بات ھے ۔ اور اس کا انجام اچھا ھے ۔]

یہ اختلافات خواہ کتنی ھی شدت کیوں نہ اختیار کر لیں ۔ مسلمانوں کے آپس کے تعلقات کے لئے قرآن حکیم کا ایک ضابطہ ھے جس سے کسی صورت میں انحراف نہیں کیا جا سکتا ۔ قرآن حکیم فرماتا ھے :—

ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئك ھم الظلمون یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسّسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً (الحجرات ٤٩ : ١١—١٢)

(اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ۔ ایمان لائے پیچھے برا نام رکھنا گناہ ھے ۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ھیں ۔ اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے بچو اس لئے کہ بعض گمان گناہ ھیں ۔ اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رھو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے ۔)

پچھلے دنوں اس ادارے کے بارے میں اخبارات میں جو بحث چھڑی تھی وہ قارئین کرام کی نظر سے گذری ہوگی ۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس بحث میں قرآن حکیم کے بتائے ہوئے حکم پر عمل نہیں ہوا ۔ آئندہ ہمیں مسائل متنازعہ فیہ میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کرنا چاہئے ۔ جن باتوں سے قرآن مجید نے آیات مندرجہ بالا میں منع فرمایا ہے ان سے احتراز کرنا چاہئے اور مسائل پر قرآنی احکام کے تتبع میں علمی انداز میں گفتگو کرنی چاہئے ۔

ہم اس شمارے میں ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کا '' تحقیق ربوا '' پر وہ مبسوط مقالہ پیش خدمت کر رہے ہیں جو اپنی اشاعت سے پہلے ہی معرکۃ الارا بلکہ ہنگامہ آرا بن چکا ہے۔اس کے بارے میں ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے بیان مجریہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ ء کے چند اقتباسات درج ذیل کر رہے ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اپیل رائیگاں نہیں جائیگی ۔ اس طویل مقالے کی اشاعت کی وجہ سے ہم پروفیسر محمد مبارک کے عالمانہ اور ایمان افروز مقالے کی دوسری قسط کی اشاعت اگلے شمارے کے لئے ملتوی کر رہے ہیں۔ اور اس جبری التوا کے لئے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں ۔

ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب فرماتے ہیں :—

''مسئلہ حقیقت ربوا کے بارے میں میں، پھر اپیل کروں گا کہ اس مسئلہ کی ٹھنڈے دل سے جانچ پڑتال کی جائے ۔اور کسی مناسب علمی رسالے میں اس مسئلہ کے مالہ وماعلیہ پر بحث کی جائے ۔ہمارے ادارے کے ماہنامہ ''فکر ونظر'' کے اگلے شمارے میں اس مسئلہ پر ایک مبسوط مقالہ شائع ہو رہا ہے ۔ اور جیسا کہ میں اپنے پچھلے بیان میں بھی عرض کر چکا ہوں قدیم اور جدید دونوں مکتب فکر کے اہل علم اصحاب کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس مسئلے پر اظہار خیال فرمائیں جسے ہم بطیب خاطر ماہنامہ ''فکر و نظر'' میں شائع کریں گے۔

''ربوا کے بارے میں اسلام کے احکام کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ ہم آجکل کے بنک کاری (بینکنگ) اور بیمے (انشورنس) کے نظام کو اسلامی اقدار و معیار پر جانچیں اور ٹھوس تجاویز پیش کریں جن سے اسلام کے احکام کو

جس قدر جلد ممکن ہو نافذ کیا جا سکے .... صرف آزادانہ اور تعمیری تبادلۂ خیالات ہی کے ذریعہ ہم اس پاک سر زمین میں اسلامی شریعت حقہ کے احکام کے نفاذ کے عظیم اور ایمان افروز مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں -

''یہ کام نہ تو قدیم خیال کے علماء اکیلے سر انجام دے سکتے ہیں نہ تجدد پسند عام مسلمان اسے تنہا کر سکتے ہیں - دونوں کو سر جوڑ کر کام کرنا ہے - اس حقیقت کا اعتراف مولانا یوسف صاحب بنوری نے اپنے ماہنامہ رسالہ ''بینات'' کے حالیہ مضامین میں کیا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ پرانے اور موجودہ دونوں طرح کے علوم کے ماہروں کو مل کر ایک لائحۂ عمل مرتب کرنا چاہئے تاکہ آج کل کے حالات میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہو سکے - مولانا بنوری صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے میں ایک بار پھر ان اصحاب کی طرف اپنا دست تعاون بڑھاتا ہوں جو پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے تعمیری طور پر سنجیدگی کے ساتھ عملی اقدام کرنا چاہتے ہیں -''

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذین هداهم الله واولئك هم اولوالالباب (الزمر ۳۹ : ۱۸)

(پس اللہ کی طرف سے بشارت ہے ان بندوں کے لئے جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں اور ان میں سے اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں - یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے ہدایت کے لئے کھول دیا ہے اور یہی عقل سلیم رکھنے والے ہیں) -